انٹروڈکشن

سرزمین ہندوستان

روئے زمین پر قدرت کی جو نعمتیں ہندوستان کو میسر ہیں وہ کسی اور ملک کو نصیب نہیں ہیں لوازمات زندگی کے لحاظ سے یہ بہترین خطّہ ہے برف سے ڈھکے ہوئے بلند پہاڑ آسمان سے باتیں کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں صاف شفاف پانی کے خوبصورت دریا اس ملک کو سرسبز اور شاداب کر رہے ہیں کشمیر جنّت نظیر کا خوشنما قطعہ وسیع اور فراخ میدان گنگا جمنا کی وادیاں اور دکن کی زرخیز گھاٹیاں یہ صرف ہندوستان کا ہی حصّہ ہے۔

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہیں اُسکے ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشکِ جناں ہمارا

(اقبال)

باشندوں کا فلسفہ کی جانب رجحان

باشندوں کا فلسفہ کی جانب رجحان

ہندوستان کی زمین اس قدر

زرخیز ہے کہ تھوڑی محنت سے اس کے باشندوں کو ضروریاتِ زندگی مہیّا ہو سکتی ہیں ہر طرف قدرتی نظارے دل و دماغ کو فرحت دلاتے ہیں۔

زمانہ قدیم سے لوگوں کا رجحان دیگر عُلوم و فنون کے علاوہ فلسفہ کی طرف زیادہ رہا ہے جس زمانہ میں یورپ کے لوگ غیر مہذّب تھے اور علومِ فلسفہ کے نام سے بھی ناآشنا تھے اُس زمانہ میں اِس ملک میں دقیق سے دقیق فلاسفانہ سوالات پر غور و خوض ہو رہا تھا نامعلوم اوقات سے ہندوستانی علماء فلسفہ (میٹافزکس) کے باریک مسئلوں کو حل کرنے میں لگے رہے ہیں۔ یہ دنیا کیا چیز ہے اِس کا آغاز کیسے ہوا پرماتما کی کیا صفات ہیں رنج و راحت کیا ہے جزا و سزا کون دیتا ہے دائمی راحت کیسے حاصل ہو سکتی ہے وغیرہ وغیرہ سوالات کا حل اِس ملک کے دینی راہبروں نے کیا ہے۔

اَہنسا کا اُصول

جس وقت دنیا کے مختلف حصص میں وحشی اور گوشت خوار قومیں آباد تھیں اُس وقت اِس پاک و پوتر سرزمین پر اہنسا دھرم کا راجیہ تھا۔ مرد و زن تعلیم یافتہ راست گو اور رحمدل تھے۔ لوگ خوشحال اور فارغ البال تھے دودھ اور گھی کی بہتات تھی۔ سادہ اور دھارمک زندگیاں آرام سے بسر ہوتی تھیں۔ ذات پات کی موجودہ کی طرح تمیز نہ تھی چھوٹے بڑے برادرانہ اُلفت اور محبّت سے رہتے تھے جین دھرم کے زیرِ اثر اہنسا دھرم کا بول بالا تھا۔ یوں تو ہر ایک مذہب رحم کی تعلیم دیتا ہے لیکن جین دھرم ان سب سے ایک قدم آگے ہے اور اس بات پر زور دیتا ہے کہ نہ صرف انسانوں ہی سے رحم کا سلوک روا رکھو بلکہ حیوانوں پر بھی دیا بھاو رکھو کل مخلوقات کی حتی الوسع حفاظت کرنا انسان کا مقدّس فرض ہے اِس سنہری اُصول کو جین دھرم میں "اہنسا پرمو دھرمہ" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اہنسا کے معنے جیسا کہ عوام النّاس سمجھتے ہیں کہ کسی جیو کو نہ مارنا ہی نہیں ہے بلکہ کسی بھی جیو کو من بچن کایا سے دُکھ نہ پہونچانا چاہیے۔ پرانی ماتر کی آتما کا اپنی آتما

کے مانند سمجھنا اور اُس سے سچّی محبت کرنا ہے بنی نوع انسان کو محبت کی سنہری لڑی میں منسلک کرنا بہترین آدرش ہے۔ جین دھرم کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص اہنسا پرمو دھرم کا سچا پیرو ہے اور کسی کے لئے بھی اپنے دل میں کدورت نہیں رکھتا تو خطرناک درندے اور زہریلے سانپ تک بھی اُسے ایذا نہیں پہونچا سکتے۔ سچی محبت ایشوری تحفہ ہے انسان اور حیوان اِس عالمگیر اصُول کے زیر اثر ہیں۔

ہندوستانی تہذیب کا افضل پہلو اُس کی روحانیت ہے تمام مذاہب نے اِسپر کم و بیش توجہ دی ہے۔

جین مت

جین مت کی تشریح

جن اور مت ان دو لفظوں سے مرکب ہے سنسکرت میں جی ایک دھاتو ہے۔ جس کے معنے جیتنا ہیں

रागद्वेषादि शत्रून् जयतीतिजिनः جیتتا ہے راگ دویش (الفت وعداوت) جس نے یعنی جو کسی سے عداوت اور کدورت نہ رکھتا ہے جس نے خواہشات نفسانی اور جذبات نفسانی پر پوری فتح حاصل کر لی ہو۔ جو جملہ افعال بد کو نیست و نابود کر کے علم کُل (ہمہ داں) سرور کُل (مکمّل خوشی)، طاقت کُل حاصل کر چکا ہو اُس کو جِن کہتے ہیں۔ اُس جن کے کہے ہوئے بچن کو ماننے والے جین کہلاتے ہیں۔ مت کے معنے عقیدہ دھرم مارگ وغیرہ اس لئے جین مت ایسے اشخاص کا دھرم ہے جو جن بھگوان کے پیرو ہیں۔

جین دھرم کی قدامت

جین دھرم کی قدامت کے متعلق بہت سی تصانیف موجود ہیں۔ سوری جی نے

اپنی تصنیف تو نر نے پرشاد کے تئیسویں باب میں اسے نہایت اچھی طرح ثابت کیا ہے۔ میجر جنرل جے۔جی۔آر فرلانگ۔ایف۔آر۔ایس۔ای۔ایف۔آر۔اے۔ایس اپنی بیس سال محنت کے بعد تصنیف کردہ کتاب "Short studies in the Science of Comparative Religion" میں تحریر فرماتے ہیں "پندرہ سو سے آٹھ سو سال قبل از مسیح تک شمالی ہند اور مغربی اور جنوبی ہند اور ممالک متوسط پر تورانیوں کی حکومت تھی جو کہ عام فہم زبان میں دراوڑی کہلاتے تھے۔اور درختوں اور سانپوں کی پرستش کرتے تھے ٹھیک اُس زمانہ میں شمالی ہند کے اندر ایک بہت قدیم مہذب فلسفہ داں۔اخلاق پسند۔تارک الدنیا ہونے کا دعویٰ کرنے والا مذہب زمانہ قدیم سے چلا آرہا تھا جسکو جین مت کہتے تھے جس سے ویدک مت اور بودھ مت کا آغاز ہوا آرین کے گنگا اور سرستی تک پہونچنے سے بہت عرصہ پیشتر جین لوگ شری پارشن ناتھ سے پیشتر کے بائیس مشہور الزمان قابلِ تعظیم تیر تھنکروں کی تعلیم سے مستفید ہو چکے تھے یہ تیئسویں تیر تھنکر پارشن ناتھ جی سے پیشتر کے تیر تھنکروں کے حالات و پورانوں سے پوری واقفیت رکھتے تھے جن کو اُسوقت پوران (پورانی کتابیں) کہتے تھے جو صدیوں سے پشت در پشت پوجنیہ بان پرستوں کی یادگار چلی آتی تھیں جینیوں کا عقیدہ بان پرستی مدت سے چلا آرہا ہے جس کی پیروی کے لئے جین مذہب کے تیر تھنکروں نے بہت ہمت سے کام لیا۔

خصوصاً چھ صد سال قبل از مسیح شری مہاویر جین مذہب کے چوبیسویں تیر تھنکر نے تو اس عقیدے کو چار چاند لگانے میں نہایت سرگرمی سے کام لیا۔ یہ سچا عقیدہ جین دھرم سے ویدک مت اور بدھ مت میں بھی اپنا اثر کر گیا۔اور مدت تک بدھ مت والے اور ویدک مت والے اِسکے حامی رہے۔اور اس نیک خیال (اہنسا دھرم) کا پرچار دور دراز ملکوں میں بھی مدت تک بدستور رہا۔

جین مت کے متعلق غلط فہمی

جین مت ناستک ہے جین مت بدھ مت کی شاخ ہے جین مت ویدک مت سے نکلا ہے یہ خیال اب بوسیدہ سمجھے جاتے ہیں جرمنی کے مشہور و معروف ڈاکٹر ہرمن جیکوبی نے اپنے زبردست دلائل سے اِن خیالات کو بالکل باطل کر دیا ہے سوری جی نے بھی اس کو رد کر دکھلایا ہے جین مت سے دوشش رکھنے والے کوتاہ اندیش تھوڑے عرصہ کے لئے لوگوں کو گمراہ کر سکتے ہیں۔ آخر میں سچائی ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی یہ وہ سچائی ہے جسکو کوئی مٹا نہیں سکتا۔

جین دھرم پر لگائے ہوئے الزاموں کا جواب جین عالموں کی طرف سے کئی بار دیا جا چکا ہے جین دھرم کو کئی بار مختلف طریقوں سے بدنام کرنیکی کوشش کی گئی لیکن سورج پر دھول ڈالنے میں کون کامیاب ہو سکتا ہے۔ ایسی بیسود کوشش کرنے والوں کو منہ کی کھانی پڑی۔

کیا جین دھرم ناقابلِ عمل ہے

بعض لوگ جین دھرم کو ناقابلِ عمل قرار دیتے ہیں جین دھرم کے فلسفہ اور اہنسا برت پر طرح طرح کی پھبتیاں اڑائی جا رہی ہیں ایسے لوگوں کا کہنا ہے کہ جین دھرم تیاگ پر زور دیکر انسانوں کو دنیاوی جد وجہد کے ناقابل بنا دیتا ہے۔ اہنسا برت کا پالن انسان کو کمزور اور بزدل بنا دیتا ہے ایسے لوگ جین دھرم سے سراسر ناواقف ہیں جین دھرم ایکانت دھرم نہیں ہے یہ سیادواد مت ہے اور ہر ایک تصویر کے مختلف پہلو پیش کرتا ہے جین دھرم نے محض سنیاس کی ہی تعلیم نہیں دی ہے۔

جین دھرم کو ناقابلِ عمل سمجھنے والے گرہستھ دھرم اور سادھو دھرم میں

تمیز نہیں کرتے جین دھرم میں سادھو اور گرہستھیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ نیم مقرر ہیں۔

جین سادھو کی زندگی تیاگ کا نمونہ ہے بعض پابندیاں جو منی مہاراجگان پر عائد ہیں وہ گرہستھیوں کے لئے لازمی نہیں۔ اگر کوئی شخص سادھو کی قربانی اہنسا برت و ریاضت کی مشکلات کو دیکھکر اسے گرہستھ آشرم میں رہنے والے جینیوں کا ضروری طرزِ عمل تصور کرے تو اُس کی غلطی ہے اِس کے پیرو کار سادھوؤں کے علاوہ دنیا دار بھی ہیں راجے۔ مہاراجے۔ امرا و وزرا سیٹھ ساہوکار کاریگر مزدور غرض تمام جین دھرم کے اصولوں کے مطابق عملی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

اہنسا برت کا پالن کرنے والا کمزور نہیں بلکہ شہ زور ہے۔ اُس کی پیروی کرنے والا بزدل نہیں بلکہ جوانمرد ہے بہادر ہے۔ اہنسا اور بزدلی دو متضاد باتیں ہیں اہنسا برت کا یہ مطلب نہیں کہ ظالم اور قصور وار آدمی کو سزا نہ دی جائے۔ اہنسا وہ ہے جو اندریوں اور کشاؤں[1] کے بس ہو کر کی جاتی ہے۔ راجہ یا کوئی دیگر ذمہ دار شخص ادائیگی فرض کے لئے گنہگار کو سزا دیتا ہے اس کا یہ فعل دشمنی اور کینہ پر مبنی نہیں ہوتا نیکی اور بدی دلی جذبات پر منحصر ہے اہنسا کا مثبت پہلو انسان کو راست گو بےخوف رحمل بناتا ہے۔ مہاتما گاندھی جی جن کو عوام بیسویں صدی کا اہنسا کا پیغمبر تصور کرتے ہیں اُن کا قول ہے۔ کہ کوئی شخص ایک ہی وقت میں اہنسا کا پیرو اور بزدل نہیں ہو سکتا

اِس مہابرت کے لئے سچی مردانگی دلیری اور بہادری کی ضرورت ہے یہ ایک سپاہی کی سب سے بڑی سپاہیانہ خوبی ہے جس سپاہی کو اپنی حفاظت کے لئے جتنے زیادہ ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ اتنا ہی وہ کم سپاہی ہے سچا سپاہی وہ ہے جسے گولوں کی بوچھار میں اپنے قدموں پر جم کر جان قربان کرنی آتی ہے۔ مہاتما گاندھی کے خیال میں کسی معصوم لڑکی کی عزت ایک اہنسا برت کے پیرو کے ہاتھ میں زیادہ

---

[1] کشاؤں سے مراد کرودھ۔ مان۔ مایا ۔ لوبھ ہے۔

محفوظ ہے بہ نسبت اُس آدمی کے جو محض ہتھیاروں کے ذریعے اسکی حفاظت کرنیکو تیار ہے

اہنسا کا مطلب دروغ کو ترک کرکے سچائی کو قبول کرنا ہے اس کا مطلب لالچ فریب غصّہ تکبر کو چھوڑکر جذبات نفسانی پر فتح حاصل کرکے بیخوف بننا ہے۔ اہنسا برت میں بنی نوع انسان کی نجات ہے۔

کیا جین دھرم ہندوستان کے پولیٹیکل زوال کا باعث ہوا ہے

بعض اوقات کہا جاتا ہے۔ کہ جین دھرم اور بدھ دھرم نے ہندوستان کی ملکی طاقت کو کمزور کرکے بیرونی حملہ آوروں کو اُسے فتح کرنے کے اسباب مہیا کر دیئے محض جین دھرم اور بدھ دھرم کو ہندوستان کے پولیٹیکل زوال کا موجب قرار دینا سراسر خلاف از واقعات ہے متعصب اصحاب ہندوستان کی قدیم عظمت کا تذکرہ کرتے ہوئے اس ملک کے جملہ علوم و فنون اور خوبیوں کا سہرا تو اپنے دھرم کے سر پر باندھ دیتے ہیں اور تمام مخالف اثرات اور اسباب تنزلی کی بلا جین اور بدھ دھرم کے گلے ڈال دیتے ہیں۔ اُنکی یہ روش ہرگز حق بجانب نہیں فخر قوم لالہ لاجپت رائے جی نے قومی سکولوں میں پڑھائے جانے کے لئے جو تاریخ ہند لکھی ہے۔ اُس میں بھی جین دھرم کو پولیٹیکل زوال کا ذمہ وار ٹھہرایا ہے پبلک پریس اور پلیٹ فارم پر جین اور بدھ دھرم کی غلط فہمی اور اہنسا برت ہندو قوم کے زوال کا موجب ظاہر کرکے ہر دو پوتر دھرموں پر آوازے کسے گئے ہیں لالہ لاجپت رائے جی جیسے محبّ وطن کی نیت پر شک کرنا مشکل ہے لیکن ابتک لالہ جی نے یا اُن کے کسی ہمخیال نے کوئی تاریخی واقعات پیش نہیں کئے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ جین دھرم ہندوستان کے زوال کا باعث ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے اشخاص نے اہنسا دھرم کی عظمت کو اچھی طرح محسوس نہیں کیا۔ اور وہ جین دھرم کی شاندار خدمات سے جو اس نے بنی نوع انسان کی ادا کی ہیں۔ ناواقف

ہیں یقیناً شیرِ پنجاب بھی اہنسا برت اور جین دھرم کے متعلق رائے قائم کرنے میں غلطی کا شکار ہوا ہے
کسی قوم کے مفتوح ہونے کا فقط ایک ہی سبب نہیں ہوتا۔ ہندوستان کے زوال
کا باعث لوگوں کی نفس پرستی باہمی عداوتیں۔ نا اتفاقی سلطنت کی تقسیم مختلف صوبوں
کی اندرونی کمزوریاں ہوئی ہیں نہ کہ جین اور بدھ کا اہنسا برت۔ ہندوستان کی حالت
اور ملکی تاریخ شاہد ہے کہ اہنسا پرمو دھرم کی اشاعت نے ہندوستان کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے ہیں
ہندوستان کی تنزلی کا باعث ادھرم ہوا ہے نہ کہ دھرم جین راجاؤں مہاراجاؤں
امیروں وزیروں بہادر سپہ سالاروں بیوپاریوں ملازم پیشہ لوگوں کا یکساں دھرم
رہا ہے قدیم ہندوستان کی تاریخ میں جین دھرم کا قصہ اتنا ہی شاندار اور قابلِ تعریف
ہے جتنا کہ بدھ اور ویدک دھرم کا ہے یہ کہدینا کہ جین اور بدھ دھرم بالخصوص
ہندوستان کے زوال کا باعث ہوئے ہیں غلطی تنگدلی اور تعصب ہے دراصل جین دھرم
سب سے قدیمی اور اناد ی دھرم ہے۔

جین دھرم کے تیرتھنکر اور مہاپرش

اس چوبیسی کے پہلے تیرتھنکر شری آدیشور
رکھب دیو تھے جنہوں نے جین دھرم
کے اصولوں کی اشاعت کر کے جین سماج کی بنیاد ڈالی۔ شری رکھب دیو کے بڑے
لڑکے بھرت کے نام پر بھارت ورش کہلایا بھگوان رکھب دیو کے بعد تیئیس تیرتھنکر ہوئے
ہیں جنہوں نے وقتاً فوقتاً جین دھرم کی اشاعت کر کے فروغ دیا۔ اور عوام الناس
کو سچے دھرم سے آگاہ کیا۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:-
(۱) شری رکھب دیو جی (۲) شری اجیت ناتھ جی (۳) شری شمبھو ناتھ جی (۴) شری
ابھی نندن سوامی جی (۵) شری سمتی ناتھ جی (۶) شری پدم پربھو جی (۷) شری سپارشو ناتھ
جی (۸) شری چندر پربھو جی (۹) شری سبدھی ناتھ جی (۱۰) شری شیتل ناتھ جی (۱۱) شری شریانس ناتھ جی (۱۲) شری باسپوج جی (۱۳) شری بمل ناتھ جی (۱۴) شری اننت ناتھ جی (۱۵)

شری دھرم ناتھ جی (۱۶) شری شانتی ناتھ جی (۱۷) شری کنتھو ناتھ جی (۱۸) شری ارناتھ جی (۱۹) شری ملی ناتھ جی (۲۰) شری منی سوبرت ناتھ جی (۲۱) شری نمی ناتھ جی (۲۲) شری نیم ناتھ جی (۲۳) شری پارشن ناتھ جی (۲۴) شری مہاویر سوامی جی۔

ان چوبیس تیرتھنکروں کی سوانح عمریاں اور جین دھرم کی خدمات کا مسلسل بیان شری ہیم چندر اچاریہ کی تصنیف کردہ کتب ترشٹھ شلاکا پرش چرتر میں درج ہے۔

جین تاریخ کے مطابق ترشٹھ انسان (اُوتم پرش آتما) اس زمانہ میں ہوئے ہیں۔

تیرتھنکر - چکرورتی راجہ - باسدیو راجہ - پرتی باسودیو - بلدیو } = ۶۳

۲۴ ۱۲ ۹ ۹ ۹

چکرورتی راجاؤں کے نام - بھرت - سگر - مگھ - سنت کمار - شانتی ناتھ - کنتھو ناتھ - ارئے ناتھ - سبھوم - مہاپدم - ہری شین - جے - برہم دت۔

باسودیوؤں کے نام - تری پرشٹ - دوی پرشٹ - سویمبھو - پرشوتم - پرش سنگھ - پنڈریک - دت - نارائن - کرشن۔

پرتی باسودیو کے نام - اشوگریو - تارک - راجندر - میرک - مدھو - نشنبھ - پرلام - راون - جراسندھ۔

(۹) بل دیو کے نام - اچل - وجے - بھدر - سوپربھ - سودرشن - آنند - نندن - پدم - چندر - بل بھدر

جین اتہاس میں ترشٹھ شلاکا پرش چرتر ایک مستند کتاب ہے جس کے مطالعہ سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ شری رام چندر جی اور شری کرشن جی مہاراج جین دھرم کے پیرو تھے شری کرشن جی شری نیم ناتھ جی بائیسویں تیرتھنکر کے چچیرے بھائی تھے۔ اور شری رام چندر جی نے شترنجے تیرتھ کی از سرِ نو تعمیر و مرمت کروائی بھگوان مہاویر سوامی کے پیشتر کے تاریخی واقعات صحیح طور پر ابھی روشنی میں نہیں آئے۔ اس لئے محققین ابھی تک درست رائے قائم نہیں کر سکے۔ یہ بات مسلمہ طور پر تسلیم کی گئی ہے

کہ بھگوان مہاویر سوامی جی سے پیشتر جین دھرم کا اوتار بھگوان پارشو ناتھ جو راجہ اسوسین بنارس کا فرزند تھا جس نے سنیاس دھارن کرنے سے پیشتر کالنگ کو فتح کر کے اپنے قلمرو میں شامل کیا۔ کلکتہ کے قریب جہاں آپ کا دیہانت یعنی موکش ہوا۔ سمیت شکھر جینیوں کا مشہور تیرتھ ہے جسکو پارشو ناتھ ہلز کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

مہاویر سوامی

بھگوان مہاویر سوامی جی کی پیدائش سے کچھ عرصہ پیشتر جین دھرم کمزور ہو چکا تھا ویدک دھرم کا ستارہ عروج پر تھا برہمن لوگ ملک میں زور پکڑ رہے تھے چھ سو سال قبل از مسیح انکی طاقت اتنی بڑھ گئی کہ راجے مہاراجے بھی اُن سے خوف کھانے لگ گئے۔ اہنسا دھرم کے خلاف تحریر و تقریر میں زہر اگلا گیا موکش کا راستہ سوائے برہمنوں کے سب کے لئے بند کیا گیا شودر لوگ اچھوت سمجھے جاتے تھے ایک برہمن کا فرمان خواہ وہ ان پڑھ ہی کیوں نہ ہو حکم خدائی کے برابر تھا ایسے نازک وقت میں رشی سنتان کی کڑی زنجیریں کاٹ کر آزادی دلانے والے بھگوان مہاویر سوامی کا ظہور کندن پور نگر کے راجہ سدھارتھ کی رانی ترشلا دیوی کے بطن سے ہوا جس وقت دھرم کے نام پر قربانیاں دی جاتی تھیں ثواب کے خیال سے یگ سچ کر بے شمار جانور آگ کے سپرد کئے جاتے تھے پاک و پوتر مندروں کے فرش بیگناہ جانوروں کے قتل سے خون آلودہ تھے اسوقت ڈنکے کی چوٹ سے اہنسا پرمو دھرمہ کا پرچار کرنے والا اور دیا کی نفیری اور کرونا کا بگل بجانے والا اگر کوئی تھا وہ تیروں میں ترشیر مردوں میں جوانمرد مہاویر بھگوان ہی تھا ہندوستان کے مشہور تاریخ داں رومیش چندر دت کے الفاظ میں ملکی حالت اِس طرح تھی۔

"Sueli was the state of things in India in the sixth century before Christ Religion in its true sense had been replaced by forms. Excellent social and moral rules were disfigured by the unhealthy distinctions of caste, by exclusive privilege for Brahmins, by cruel laws for Sudras."

مطلب - چھ صد سال قبل از مسیح ہندوستان کی حالت اس طرح تھی۔
دھرم کی بناوٹی نمایش راجوں نے لے لی تھی پاکیزہ اخلاق اور ساماجک اصولوں
کو ذات پات کی تمیز نے خراب کر دیا تھا جیمیں برہمنوں کو سب حقوق حاصل اور
شودروں پر ظلم ہوتا تھا۔
سر رابندر ٹیگور کے الفاظ میں بھگوان مہاویر سوامی جی نے ہندوستان کو یہ پیغام دیا

"Mahavira proclaimed in India the message of salvation that religion is a reality and not a mere social convention. Salvation comes from taking refuge in that true religion, and not from observing the external ceremonies of the community that religion cannot regard any barrier between man and man as an external verity. Wondrous to relate this teaching rapidly overstepped the barriers of the races abiding instinct and conquered the whole country. For a long period now the influence of Khshatriya teachers completely suppressed the Brahmin power.[11]

مطلب - مہاویر سوامی جی نے آزادی کا پیغام ہندوستان میں ڈنکے کی چوٹ
سے مشتہر کیا دھرم محض مجلسی رواج ہی نہیں بلکہ حقیقی سچائی ہے نجات سچے دھرم
میں پناہ لینے سے حاصل ہوتی ہے نہ کہ سماج کے بیرونی رسم و رواج سے سچا دھرم
آدمی آدمی میں دلی تمیز کو گوارا نہیں کر سکتا۔ یہ بیان کرتے ہوئے حیرانی ہوتی ہے کہ اس
تعلیم نے بہت جلد ذات پات کے بندھن کو توڑ کر ملک میں غلبہ حاصل کر لیا بہت

مدت تک کھشتری اُپدیشوں کے اثر سے برہمنوں کی طاقت دبی رہی۔

بھگوان مہاویر سوامی کے پیرو کار جینی راجے

بھگوان مہاویر سوامی جی کی زبردست شخصیت نے بادشاہانِ وقت کو جین دھرم کا گرویدہ بنا لیا۔ مگدھ دیش کا حکمران مہاراج شرینک جسکا تواریخی نام بمبسار ہے اور مہاراج کونک جو اجات شترو کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا تھا بھگوان مہاویر کے پکے بھگت تھے بشالہ کا راجہ چیٹک۔ کاشی اور کوشل دیش کے اٹھارہ راجے بلاپور کا بجے راجہ اہل کلپا کا سویت راجہ ہیت بے چٹن کا اودین راجہ کوسمبی کا اودین دتس راجہ چھتری کنڈ گرام کا نندی وردھن راجہ اوجین کا چندر پردیوت راجہ چرشت چمپا کا شانی راجہ۔ پوتن پور کا پرسین چندر راجہ ہست شیرش کا اودین شترو راجہ۔ رکھپ پور کا دھنا دیہ راجہ ویر پور کا کرشن راجہ۔ بجے پور کا باسو دت راجہ۔ سوگندھگ کا پرتی ہست راجہ۔ چمپا کا دت راجہ۔ ساکیت پور کا متر نندی راجہ۔ وشارن پور کا وشارن بھدر راجہ۔ خاندان شسوناگ اور خاندان نندا کے بہت سے حکمران مُوررار امراجین دھرمی تھے اور بھگوان مہاویر کے پکے بھگت تھے ہندوستان کی تاریخ میں خاندان موریا سب میں اوّل تھا جس کے متعلق بہت سے تواریخی واقعات روشنی میں آچکے ہیں اور جنکی تصدیق محققوں نے اچھی طرح کرلی ہے۔ جین گرنتھوں کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ خاندان موریا کا بانی مہاراج چندر گپت جین دھرم کا پیرو ہو گذرا ہے۔ وینسنٹ سمتھ وغیرہ تواریخ دان اس واقع کی سچائی کو تسلیم کرتے ہیں کہ چندر گپت مشہور و معروف جین آچاریہ بھدر باہو سوامی جی کے ہمراہ بارہ برسی قحط کے آغاز میں دکن چلے گئے اور وہاں سرون بلگولہ میں سنتھارا کر کے سورگ پدھارے۔ راج ترنگنی تواریخ کشمیر سے پتہ چلتا ہے

کہ مہاراجہ اشوک نے کشمیر کے اندر جین دھرم کی اشاعت کی۔ آئینِ اکبری کے مصنف ابوالفضل نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ ہندوستان کے تخت و تاج کو اشوک سے زیادہ کسی شاہنشاہ نے زینت نہیں بخشی۔ اہنسا دھرم کی اشاعت کے لئے جو کارہائے نمایاں مہاراجہ اشوک نے کئے اُن کی زندہ مثالیں اب تک موجود ہیں۔

شاہی خاندان میں اہنسا کی اشاعت کے لئے اس قدر سچی عقیدت تھی کہ مہاراج اشوک کا لڑکا اور لڑکی بھکشو اور بھکشونی بنکر پرچار کے لئے لنکا میں گئے۔ یہ خیال کہ جین دھرم ہندوستان کے باہر کبھی مقبول نہیں ہوا غلط ہے۔ اشوک کا پوتا سمپرتی راجہ ایک با اقتدار راجہ گذرا ہے اُس نے جین دھرم کی اشاعت کے لئے دُور و دراز ممالک میں مشنری روانہ کئے۔ جن ایام میں مسٹر بیرچند راگھوجی گاندھی جین فلاسفی پر امریکہ میں لیکچر دے رہے تھے اُنہیں ایک سدھ چکر کا آکار پیش کیا گیا۔ اُنہیں یہ سنکر بہت حیرانی ہوئی کہ یہ بہت پرانے کھنڈرات سے کھودتے ہوئے برآمد ہوا ہے۔ بوڈاپیسٹ دارالخلافہ آسٹریا ہنگری میں ایک کسان کو کنواں کھودتے ہوئے بھگوان مہاویر سوامی کی مورتی دستیاب ہوئی۔ وقتاً فوقتاً ایسے نشانات ملتے رہتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جین دھرم کا اثر ہندوستان کے باہر ملکوں میں بھی تھا۔ جین شاستروں کے مطابق مہاراج سمپرتی نے ۹۹۰۰۰ جین مندروں کی مرمت کروائی ۲۶۰۰۰ نئے جین مندر تعمیر کرائے ایک کروڑ سے زائد جین مورتیاں بنوائیں۔

تواریخی زمانہ سے پیشتر بیشمار جین بادشاہ ہو گذرے ہیں تواریخی زمانہ میں بھی جین فرمانرواؤں کا عہدِ حکومت عرصۂ دراز تک رہا ہے۔ بہار۔ بنگال گجرات۔ کاٹھیاواڑ۔ راجپوتانہ دکن میں بہت چھوٹے بڑے راجے مہاراجے ہو گذرے ہیں جنہوں نے اپنی بساط کے

مطابق اہنسا دھرم کا ڈنکا بجایا ہے اُن سے بڑھکر کارہائے نمایاں جین آچاریوں
رشیوں منیوں نے کئے ہیں جن کے بے بہا علمی خزانے کی بدولت پیارا جین
دھرم ہندوستان میں شہرۂ آفاق ہے جین مصنفوں کی دینی اور دنیاوی
تصانیف یکتائے زمانہ ہیں جین دھرمیوں کو اپنی قیمتی اور بے بہا لاثانی فلاسفی
اور لٹریچر پر اتنا ہی فخر ہے جتنا کہ اسے اپنے قدیم عالیشان اور خوشنما مندروں
پر ناز ہے بھگوان مہاویر سوامی جی کے بعد شری گوتم سوامی شری سودھرمان
سوامی شری جمبو سوامی جیسے کیول گیانی ان کی گدی پر جانشین ہوئے۔
شری بھدر باہو سوامی۔ شری ستھول بھدر سوامی شری کالکا آچاریہ جیسے
عالم آچاریوں نے مہاویر بھگوان کے دھرم کی راہبری کی۔ شری سدھ سین دیواکر
نے اپنی علمی لیاقت سے مہاراج بکرماجیت کو جین دھرمی بنایا۔ شری ہیم چندر
آچاریہ اور اُن کے جانشینوں نے اپنی زبردست شخصیت سے انہل واڑہ پاٹن
کے مہاراجہ سدھ راج وکمارپال کو جین دھرمی بنایا۔ شری ہری بھدر سوامی شری
وجر سوامی شری جندت سوری وغیرہ بہت سے پربھاوشالی جین آچاریہ ہوئے
ہیں جنکی تصانیف سے جین دھرم کی علمیت عظمت جاہ وجلالی آشکارا ہے
جین شراوکوں میں وستوپال تیج پال بلاشاہ کرماں شاہ کا نام مشہور ہے جنہوں
نے زرکثیر خرچ کر کے نہایت خوبصورت سنگ مرمر کے مندر کوہ آبو شترنجے پر تعمیر
کروائے۔ مارواڑ کے مشہور جین وزیر بھاما شاہ کو جس نے اپنی پشتوں کے فراہم کردہ
بے شمار خزانے کو آڑے وقت میں مہارانا پرتاپ کے قدموں پر رکھدیا کون
نہیں جانتا کہ خاندان مغلیہ کے عہد میں جین دھرمیوں کو شاہی راج دربار میں کافی
رسوخ حاصل تھا جین آچاریہ شری ہیر بجے سوری و شری بجے سین سوری جی
کے دھرم اُپدیشوں سے جو فرمان بادشاہ اکبر اور جہانگیر سے اہنسا دھرم کی اشاعت

کے لیے حاصل ہوئے وہ ایک ٹریکٹ کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ سترھویں صدی میں شری ستیہ یجے جی شری یشو یجے جی شری آنند گھن جی و بیسویں صدی میں اس کتاب کے ہیرو جین آچاریہ وجیا نند سوری المعروف آتما رام جی مہاراج نے جین دھرمیوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کر کے اور جین دھرم کی اشاعت سے ہندوستان کی خدمت کی۔

جین دھرم کے اصُول

اوّل۔ یہ عالم دو عنصروں یعنی روح اور مادّہ کے تعلقات سے پیدا شدہ کرشموں سے بنا ہوا ہے۔ اِن دونوں میں لا انتہا طاقتیں ہیں۔ دردیار تھک نے (بحیثیت مادّہ) دنیا انادی اننت ہے یعنی لا ابتدا اور لا انتہا ہے نہ کسی نے اس کو بنایا ہے اور نہ ہی کوئی نابود کر سکتا ہے یہ ازل سے ابد تک برابر قائم رہیں گے۔

پریائے ارتھک (بحیثیت اشکال) تغیر و تبدل ہمیشہ جاری رہتا ہے دریا پہاڑ سمندر اپنی حالت بدلتے رہتے ہیں۔ دنیا کے جغرافیہ سے یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ جو حصّے پہلے آباد تھے اب وہ غیر آباد ہیں تری کی جگہ خشکی ہے اور جنگلوں کی جگہ شہر۔ مادّہ کبھی ضایع نہیں ہوتا شکلیں چاہے کتنی بدل لیوے۔

(۲) جیوا اور پدگل کا تعلق کرموں کی وجہ سے ہے۔ کرم اس کو دنیا میں پھنسائے رکھتے ہیں جیوا اور پدگل کا تعلق اناوی ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تعلق کب پیدا ہوا۔ ہاں اس تعلق کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایک شخص کے آباواجداد کا سلسلہ کب شروع ہوا۔ ہاں اگر وہ لاولد مر جائے تو اس کے شجرۂ نسب کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ روح اور کرم کے تعلق کو جین دھرم میں انادی سانت کے نام سے نامزد کیا ہے۔

ع ٹریکٹ شمہ ہیشت اکبر و ... جی۔

(۳) جیو آتما سمیک درشن (صادق الیقین) سمیک گیان (صادق العلم) سمیک چارتر (صادق العمل) کے ذریعہ موکش حاصل کرتا ہے عام الفاظ میں سچے اعتقاد۔ سچے علم نیک عمل سے نجات حاصل کرسکتا۔ تتوتتو کی کیفیت اور ماہیت خوب تحقیقات کے بعد مفصل اور مشرح جیسی ہے ویسی ہی جاننے کا نام سمیک گیان ہے۔ اس تحقیق شدہ علم پر اعتقاد رکھنا سمیک درشن ہے پھر اس پر عمل کرنا سمیک چارتر ہے یہ تینوں نجات کے وسائل ہیں چنانچہ تتوارتھ سوتر میں شری اوما سوامی جی مہاراج نے فرمایا ہے۔ سمیک درشن۔ گیان چارترانی موکش مارگہ۔ اعتقاد دھرم کی بنیاد ہے اور علم اس کی عمارت ہے۔ عمارت سے پہلے بنیاد درکھنا ضروری ہے اسی لئے درشن کو گیان پر ترجیح دی ہے۔

(۴) بیتراگ سروگیہ بھگوان اٹھارہ عیوب سے مبرا اور بارہ صفات سے مزین ہوتا ہے۔ اننت درشن۔ اننت گیان۔ اننت سکھ۔ اننت ویرج (طاقت) رکھتا ہے۔ دنیاوی جیوؤں کا راہبر ہے۔ اور قابلِ پرستش ہے۔

(۵) دنیا میں جیوؤں کی تعداد لامحدود ہے۔ اس لئے دنیا جیوؤں سے کبھی خالی نہ ہوگی۔ نہ ہی جیو موکش جاکر واپس آتا ہے۔

(۶) سچا گورو وہ ہے جو پانچ گناہ کبیرہ سے مبرا ہو۔ پانچ اندریوں کو قابو میں رکھنے والا ہو۔ غصہ۔ لالچ۔ فریب۔ تکبر۔ غمی۔ آرائش زیبائش سے دُور ہو۔

(۷) جین آگم (شاستر) سچے نور کا ظہور ہیں۔ انہیں خود پڑھنا پڑھاتا یا سننا سنانا تمام جینیوں کا فرض اوّلیں ہے۔

(۸) جملہ مذاہب کے عالموں اور پیروؤں سے شاستر کے حکم کے مطابق محبت اور شانتی سے برتاؤ کرنا چاہئے۔

ملہ تو تتو۔ جیو اجیو۔ پن پاپ۔ آشرو۔ سمبر۔ نرجرا۔ بندھ۔ موکش۔ خلاصہ آگے۔

(۹) ابھے دان۔ (بے خوفی) سوپاتر دان (مستحق ہلو کمپا دان (رحم) گیان دان، علم) اچت دان اسباب حسب حیثیت کرنا چاہیئے۔

(۱۰) قماربازی۔ چوری۔ شراب نوشی۔ گوشت خوری۔ رنڈی بازی۔ شکار۔ غیرعورت سے زِنا۔ اِن سات عیُوب سے قطعی پرہیز کرنا چاہیئے۔

(۱۱) دھرم ارتھ۔ کام۔ موکش۔ اِن چار پرشارتھوں کو باقاعدہ سادھنا چاہیئے

(۱۲) اہنسا پرمودھرمہ افضل ترین دھرم ہے۔

جین فلاسفی تو تتو

جین فلاسفی تو تتو نہایت وسیع ہے۔ اس کے مطالعہ کے لئے انسان کو بہت محنت اور دقت کی ضرورت ہے سری بجیانند سوری جی نے جین تتو آدرش میں جین فلاسفی کو اسطرح بیان کیا ہے یہاں مختصر لکھا جاتا ہے مکمل ذکر تو تتو گرنتھ تتوارتھ سوتر وغیرہ کئی گرنتھوں میں ہے وہاں سے دیکھو۔

(۱) جیو۔ جیو کالکشن چیتن ہے۔ کرموں کا کرنے والا اور خود افعال کا بھوگنے والا اور نرک سورگ وغیرہ چوراسی لاکھ قالبوں میں بھٹکنے والا نیز درشن گیان چارتر کا ابھیاس کرتا ہوا جملہ افعال (کرم) کا خاتمہ کرکے نجات ابدی حاصل کرنے والا جیو ہے دنیا جیووں سے بھری ہوئی ہے جیو انادی ہے اس کا بنانے والا کوئی نہیں چونکہ مادہ (پدگل) بھی انادی ہے اس لئے جیو کا اس کے ساتھ انادی سے تعلق ہے۔ جیسا کان میں سونے اور مٹی کا ہوتا ہے۔

(۲) اجیو۔ اجیو کا لکشن جیو سے اُولٹ ہے۔ یہ گیان سے خالی ہے۔ روپ (شکل) رس (ذائقہ) گندھ (بو) ورن (رنگ) سپرش (لمس) رکھتا ہے۔ مگر نہ کرم کرتا ہے اور نہ ثمر بھوگتا ہے۔

(۳) پُن۔ نیک کرموں کا پھل پُن ہے جو آتما کو راحت دیتا ہے پُن حاصل کرنے

کے لیے کئی طریقے ہیں مثلاً بھوکے کو کھانا دینا۔ پیاسے کو پانی پلانا ننگے کو کپڑا دینا بیکسوں یتیموں، اپاہجوں کی خبر گیری کرنا بیماروں کو دوائی دینا جانوروں کی حفاظت کرنا بتیراگ پرماتما کی پرتش سے ان کے گن گرہن کرنا۔ سادھو مہاتماؤں اور علم وار نیک آدمیوں کی عزت کرنا اور انہی مناسب تواضع کرنا پُن پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

(۵) **آشرو**۔ کرموں کی آمد کو آشرو کہتے ہیں اس کی بہت اقسام ہیں مثلاً جھوٹے دیو گرو کو سچا دیو گرو سمجھنا متھیات (کاذب اعتقاد) آشرو ہے جھوٹے دیو گرو دھرم کی تشریح مختصر جین تتواورتش میں یوں بیان کی۔ ہنسا کرنے سے باز نہ آنا ابرت آشرو (خواہشات کو قابو نہ کرنا) دھرم کے کاموں میں غفلت کرنا پرماد آشرو ہے۔ کشائے آشرو (کرودھ مان مایا لوبھ کرنا) یوگ آشرو (من بچن کایا کے برتاؤ کو قابو نہ کرنا)

(۶) **سمبر تتو**۔ کرموں کی آمد کو روکنے کا نام سمبر تتو ہے۔ سمبر تتو کے ۷۵ بھید ہیں جنکی تفصیل یہ ہے۔ پانچ سمتی تین گپتی۔ دس قسم کا یتی دھرم (سادھو) بائیس پریسہ۔ پانچ چارتر بارہ بھاونا یہ ۷۵ ہوئے۔

(۷) **نرجرا تتو**۔ بندھے ہوئے کرموں کا ناش کرنا یہ نرجرا تتو کہلاتا ہے۔ نرجرا دو طرح سے ہوتی ہے سزا و جزا سے کرموں کا خود بخود دور ہو جانا کرموں کا بذریعہ تپ ناش کرنا پانچ اندریوں کو اپنے قابو کرنا اصلی تپ ہے۔ بزرگوں سے بادب پیش آنا بڑے تپ ہے۔ پڑھنا پڑھانا۔ دل کو تفکرات سے ہٹا کر یکسو کرنا سوادھیائے تپ ہے۔ تپ کی بارہ اقسام ہیں۔

(۸) **بند تتو**۔ جیو اور پدگل کا دودھ اور پانی کی مانند باہم مل جانا بند تتو ہے بند کے معنے قید ہے جیسے قیدی اپنی آزادی سے محروم ہوتا ہے۔ اسی طرح جیو آتما کرم راجہ کی قید میں بندھا ہوا ہے۔

۹ **موکش تتو**۔ آتما کرموں کو نیست و نابود کرکے برہم گیان حاصل کرتا ہے

دورِ تناسخ کو منقطع کر کے جب آتما سرورِ دائمی حاصل کر لیتا ہے موکش یعنی نجات کہتے ہیں یہ آتما کی آزادی کا انتہائی درجہ ہے جیو کرموں کے ہیر پھیر سے مکت ہو کر اننت گیان اننت درشن۔ اننت چارتر اور اننت ویرج حاصل کرتا ہے درجۂ نجات پرم پد ہے جس سے بالا کوئی چیز نہیں جین دھرم نے موکش تو نہایت مدلل طریقے سے بیان کیا ہے

جین سادھوؤں کی زندگی اور پانچ مہابرت

جین سادھوؤں کی زندگی۔ قربانی ایثارِ نفسی۔ بردباری کی بے نظیر مثال ہے سادھو ہونے کے وقت وہ پانچ مہابرت دھارن کرتا ہے اور تا زندگی اُن پر کاربند رہکر اپنا اور اپنے پیرؤں کا کلیان کرتا ہے جن اشخاص نے پانچ مہابرتوں کا مطالعہ کیا ہے وہ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جین سادھو کی زندگی کس قدر دشوار ہے دن بھر تمام کریا (کام) ڈسپلن سے کرنا پڑتا ہے دراصل وہ عملی زندگی ہے جو ایک باہمت اور باحوصلہ اور ہوشیار شخص کا ہی حصّہ ہے۔

پانچ مہابرت

(۱) اہنسا۔ ایک جین سادھو کو من بچن اور کایا سے اہنسا برت پالن کرنے کا حکم ہے ہر وقت اُس کے دل میں دَیا کا جذبہ موجزن ہو۔ اور اُس کا دِل سچی محبت سے لبریز ہو۔

(۲) **جھوٹ**۔ سادھو کا جیون ستیاگرہی جیون ہے۔ وہ ہرگز جھوٹ نہیں بول سکتا بلاخوف ہر ایک بات سچ سچ بیان کرنا اُس کا فرضِ مقدس ہے۔

(۳) **چوری**۔ سادھو کے لئے چوری کی قطعی ممانعت ہے بغیر اجازت مالک ایک تنکا بھی اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔

(۴) **برہمچریہ** - جین سادھو کا برہمچاری ہونا مُول دھرم ہے سادھو پن کی خوبصورتی اور کُل دارو مدار اِسی پر منحصر ہے اور کسی نیم میں ذرہ بھر کمزوری کا علاج پرائشچت آسان ہے مگر برہمچریہ توڑنے کا کوئی پرائشچت نہیں صرف خارج از قسمت لہٰذا اس پر سختی سے رہنا لازمی ہے۔

(۵) **اپریگرہ** جین سادھو کے لئے دنیاوی اشیاء سے قطع تعلق لازم ہے جین سادھو نہ زر نہ زمین رکھ سکتا ہے ماسوا تن ڈھانکنے کو کپڑا اور ان پانی جو ہر روز حسب ضرورت مانگ کر لایا جائے۔ سادھو دھرم پالنے کے (اُوپکرن) یعنی ضروری سامان دنیاوی بکھیڑے روحانی ترقی میں سدِّراہ ہیں جین سادھو کو جس کا جیون تیاگ کا جیون ہے اسے ان سب دنیاوی سامان عیش و آرام سے الگ رہنے کا حکم ہے۔

سادھو اور گرہستھ دھرم میں تمیز

جین گرہستی کی زندگی اور دھارمک اُصول اسقدر مشکل نہیں کہ جسقدر سادھو کو سادھو کو سرو تھا ہر ایک نیم کو ضروری اور پورا پالنا اور گرہستی کو یتھا شکتی یعنے حتی الوسع جہاں تک ہو سکے نیم پالنے کا اختیار ہے جین دھرم نے اس بات کو ہرگز فراموش نہیں کیا جبکی گرہستیوں کو ضرورت ہے۔

گرہستھ دھرم

گرہستی پر جین دھرم کی تعلیم گرہستی کے لئے روحانی اور جسمانی ترقی پیدا کرنا ہے۔ گرہستی کا تعلق نہ صرف اپنی آتما سے ہے۔ بلکہ گھر رشتہ دار شہر برادری وطن سے بھی ہے دھارمک ترقی کے لئے جسمانی طاقت کا ہونا ضروری ہے۔ وہ گرہستی جو مال ہن زر و جواہر خویش و اقارب ملک و قوم کی حفاظت نہیں کر سکتا دھرم سے گر جاتا ہے جسمانی طاقت بڑھانے کے لئے جین شاستروں میں برہمچریہ (سوائے اپنی